THE ALFAZL

QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۰	مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۲۷ء	سہ شنبہ	مطابق ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں بفضل خدا خیر و عافیت ہے

کل ۱۳ر نومبر قادیان میں یوم المسیح کی تقریب منائی گئی۔ گیارہ بجے سے کچھ پہلے منارۃ المسیح سے ایک گھڑیال بجایا گیا اور ٹھیک گیارہ بجے دو منٹ کے لئے تمام شہر میں کامل خاموشی چھا گئی۔ اور کاروبار بند کر کے دنیا میں قیام امن کے لئے دعا کی گئی۔

نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں برکاتِ امن پر بزرگانِ سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ برٹش ایمپائر اور خصوصاً ہندوستان کی بہبودی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

غربا کو کھانا اور سکول کے طلباء کو مٹھائی تقسیم کی گئی۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب سیلون میں

حضرت مفتی صاحب کے سیلون میں آنے اور اسلام اور احمدیت پر لیکچر دینے اور معززین اور حکام جزیرہ کے ساتھ ملاقات کرنے کا بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔ بعض علماء نے تو یہ مشہور کر رکھا ہے۔ کہ مفتی صاحب کوئی ولی اللہ ہیں۔ جو کہ اتفاق سے احمدیوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ اور وہ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مگر دراصل وہ احمدی نہیں ہیں۔ اتوار کے دن تھیاسوفیکل ہال میں جو لیکچر حضرت مفتی صاحب کا ہوا۔ اس کا مضمون حضرت نبی احمد تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے سوانح حالات۔ معجزات اور دعویٰ و دلائل بیان کئے گئے تھے۔ بدھوں کے علاوہ کئی ایک معزز مسلمان بھی شامل تھے۔ اور سب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس لیکچر کا خلاصہ یہاں کے ایک روزانہ اخبار میں بھی شائع ہو گیا ہے جس کے ذریعہ سے تمام جزیرے میں تبلیغ ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کچھ مخالفت بھی شروع ہو گئی ہے۔ عیسائی مشنری مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔ کہ یہ تو مسلم نہیں ہیں۔ ان کی بات تم کیوں سنتے ہو۔

وزلین کالج کی لٹریری سوسائٹی میں ایک لیکچر ہوا۔ جو اگرچہ عیسائیوں کا کالج ہے۔ مگر مسلمان طلباء کی تحریک کو پرنسپل صاحب نے منظور کیا۔ لیکچر امریکہ کے عام حالات پر تھا پرنسپل صاحب جو لنڈن کے پادری ہیں خود صدر جلسہ تھے اور آپ نے مفتی صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا۔

سیلون کے بدھسٹ کا مرکز شہر کانڈی میں ہے۔ وہاں حضرت مفتی صاحب کے دو لیکچر ہوئے۔ ایک کا عنوان تھا۔ "پیغام اسلام۔" یہ لیکچر ٹاؤن ہال میں ہوا۔ ایک معزز وکیل جارج ڈی سلوا صاحب صدر جلسہ ہوئے۔ ہال سامعین سے پر تھا۔ اور لوگ برآمدے میں کھڑے سن رہے تھے۔ آخر میں معززین شہر کی طرف سے جن اصحاب نے شکریہ کے ووٹ پیش کئے انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں یہ خوشی ہے۔ کہ اسلام اس قدر خوبیوں سے پر ہے۔ جیسا کہ مفتی صاحب نے بیان کیا۔ دوسرا لیکچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی شہر کے بدھسٹ ہال میں ہوا۔ اس کے صدر ایک معزز بدھ تھے۔ قریباً تین سو تعلیم یافتہ اصحاب لیکچر میں موجود تھے۔ ہال میں اس سے زیادہ جگہ بھی نہ تھی۔ بہت لوگ دروازہ میں کھڑے سنتے رہے۔ لیکچر بہت مقبول ہوا۔ اس زمانہ کے بدھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیش کیا گیا۔

کانڈی اس جزیرہ پر بدھ مذہب کا مرکز ہے۔ کئی ایک بدھ کاہن صرف ایک گیروی چادر اوڑھے ہوئے سر اور پاؤں سے ننگے اپنے مذہبی کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے بڑے سردار کو حضرت مفتی صاحب کے اسے بتلایا۔ کہ بدھ تو آگیا ہے۔ تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ اس کے مقام پر جاؤ۔ اور اس کے خلیفہ سے نور اور نور حاصل کرو۔ چلو میں تم کو لے چلتا ہوں۔ اور تمہیں بڑے لنگر خانہ سے تمہاری عادت کے موافق چاول اور گوشت کھانے کو دیا جائے گا۔ اس بات کو سنکر وہ متعجب ہوئے۔ اور کہا وہ تو آسمان پر ہے۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ وہ واپس آئے۔ قریباً ایک گھنٹہ تک ان کو سمجھایا گیا۔ انھوں نے اپنی پرانی کتب صدہا سال پہلے کی دکھائیں۔ اور بہت خاطر تواضع سے پیش آئے۔ مگر نئے بدھ کے پیغام کو قبول نہ کیا۔ حضرت مفتی صاحب کا خیال ہے۔ کہ اگر پیغام احمدیت کے نام سے ایک کتاب سنگلی زبان میں شائع کی جائے۔ اور کثرت سے پھیلائی جائے۔ تو ممکن ہے۔ کہ یہ لوگ اسلام قبول کرلیں۔ افسوس ہے کہ یہاں کے مسلمانوں کو اس طرف توجہ نہیں۔ عیسائی مشنری کثرت سے ان کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ ان کی زبان سنگلی ہے۔ گفتگو بذریعہ ترجمان ہوتی تھی۔ اپنے مندر کے اندر لے جاکر سب مندر دکھایا۔ مفتی صاحب بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ کہیں بوٹ اتارنے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ مندر کے اندر لے گئے اور اپنا طریق پوجا بھی دکھایا۔ ہندوؤں کی طرح ان میں چھوت چھات نہیں۔ گائے کا گوشت بھی کھالیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔

کانڈی میں اس جزیرہ کے سب سے بڑے متمول مسلمان کے بنگلہ پر مفتی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو ٹھہرایا گیا۔ اور تمام لوازمات مہمان نوازی انہوں نے ادا کئے۔ ایک معزز غیر احمدی کی تحریری درخواست مفتی صاحب کے پاس پہونچی ہے۔ کہ آپ اس جزیرہ کو مستفیض کرنے کے واسطے کم از کم چھ ماہ یہاں قیام کریں۔ مگر مفتی صاحب نے جواب دیا کہ میرا نقل و حرکت میرے اختیار میں نہیں۔ میں حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے خلفاء کے ہاتھ پر بک چکا ہوں۔ وہاں سے حکم آجائے تو عمر بھی یہاں رہنے میں عذر نہیں۔ اور وہاں سے حکم نہ آئے تو ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رہ سکتا۔ اپنا کوئی ارادہ ہی نہیں۔

اس وقت مفتی صاحب گمپلہ میں ہیں۔ وہاں سے بعض دیگر مقامات پر تبلیغ کے واسطے جانا ہے۔ اور چار نومبر بروز جمعہ ۷ بجے شام یہاں سے بطرف ہند روانگی ہوگی۔ انشاء اللہ۔

خاکسار اے پی محمد ابراہیم کولمبو

انجمن احمدیہ چاٹگام کمشنری کا پہلا سالانہ جلسہ

۲۸ - ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر تین روز انجمن احمدیہ چاٹ گام کمشنری کا پہلا سالانہ جلسہ بمقام گاسبار یہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ جناب پروفیسر مولوی عبد اللطیف صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال اور جناب پیر سراج الحق صاحب نعمانی و دیگر احمدی صاحبان نے تشریف لاکر جلسہ کو بارونق بنایا۔

پہلے دن لجنۃ اماء اللہ کا جلسہ

زیر صدارت محمودہ خانم صاحبہ اہلیہ سلطان الاسلام احمد غازی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد بنگالہ نظمیں سنائی گئیں۔ پھر محمودہ خانم صاحبہ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم سے محاسن و فضائل اسلام پیش کئے۔ الحمد للہ لجنۃ اماء اللہ گاسبار یہ چاٹ گام کا یہ پہلا قدم مبارک ثابت ہوا۔ اور ایک عورت نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

دوسرے اور تیسرے دن کی کارروائی

زیر صدارت امیر صاحب اختتام پذیر ہوئی۔ سخت مخالفت کے باوجود بھی بدھ۔ ہندو اور غیر احمدی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اردو اور بنگالہ نظمیں پڑھی گئیں۔ مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔

جناب پیر صاحب نے موجودہ زمانہ کی حالت اور آسمانی مصلح اعظم کی ضرورت اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت بیان کرتے ہوئے بہت سی پُر حکمت باتیں بیان کیں۔ امیر صاحب کی بنگالہ تقریر بہت ہی پر اثر تھی۔

تیسرے روز خطبۂ اختتامیہ سے پہلے خاکسار نے سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔ اوقات جلسہ کے علاوہ بھی لوگ آتے اور سوالات کرتے رہے۔ اور اچھا اثر لے کر جاتے رہے۔ مقصلات کے بعض معزز اصحاب جو کسی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ دوسرے وقت میں آتے اور سوالات کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے کامیابی کی امید ہے۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں کو بارآور کرے۔ خاکسار سلطان الاسلام احمد غازی امام جماعت احمدیہ گاسبار یہ ضلع چاٹ گام۔

اخبار احمدیہ

برہمن بڑیہ میں یوم المصلح کی تقریب سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔

ممبران جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ یادگار یوم المصلح منانے کے لئے مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ فرقہ وارانہ فسادات کی جو وبا پھیل رہی ہے۔ اس کے انسداد کی دعا کی گئی۔ نیز تمام دنیا خصوصاً برٹش ایمپائر میں قیام امن کے لئے بھی دعا کی گئی۔

درخواستہا دعا عاجز کی والدہ صاحبہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں کوئی دوائی اثر نہیں کرتی۔ حالت بہت خراب ہے۔ اور روز بروز کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ برادران ملت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار عبد الرشید برادر محمد شفیع اسلم مہاجر قادیان

(۲) میرا بھانجا مسمی فضل دین جو بوجہ احمدی ہونے کے اپنے والدین سے علیحدہ ہے۔ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے دوا اپریشن بھی ہو چکے ہیں۔ مگر مرض کی تشخیص تا حال نہیں ہو سکی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمادے۔ والسلام

خاکسار کریم بخش ننگل

(۳) میری والدہ صاحبہ اور چھوٹی ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا صحت فرمادیں۔

محمد اشرف خاں ٹیچر احمدیہ اسکول قادیان

(۴) میرے بزرگوار منشی اکبر علی خانصاحب احمدی شاہجہانپوری ایک عرصہ سے بیکار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو مناسب روزگار عطا فرمائے۔ خاکسار محمد عبد الحسن سلیم کاتب الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۲۶ء

اخراجات جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء کیلئے بیس ہزار ۲۰۰۰۰ روپے کی تحریک

(از جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال - قادیان)

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے - کہ محض اس کے فضل سے یہ سال بھی جماعت احمدیہ کے لئے بخیر و خوبی گذرا - اور چونکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل خاص سے اس سلسلہ پر باوجود سخت مخالفتوں کے کوئی دن بھی بغیر ترقی گذرنے نہیں دیتا ہے - اس لئے ہمارے سالانہ جلسہ میں ہمیشہ سے یہ خصوصیت رہی ہے - کہ وہ گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوا کرتا ہے - لیکن یہ سال چونکہ کئی ایک نئی کامیابیوں کے ساتھ گذرا ہے - اس لئے اس سال کا جلسہ سالانہ جو بہت ہی قریب آگیا ہے - اپنے اندر خاص اور نئی خصوصیات رکھتا ہے - اب تک مسلمانوں کے ساتھ احمدی جماعت کے تعلقات کشیدہ رہے ہیں - اور گو احمدی ان کی سچی ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی میں ہمیشہ سے لگے رہے ہیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگہدار
آخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

کے مطابق مخالفین و معاندین سے بھی نیک سلوک رکھنا ہی اپنا شیوہ سمجھتے رہے ہیں - لیکن صدہا سال کے علماء کے فتوؤں پر چلنے والوں اور صرف مولوی نام کی اقتداء کرنے والوں کے لئے یہ مشکل تھا - کہ وہ ہماری آواز سن سکتے - وہ خونخوار بھیڑیوں سے چیرا پھاڑا جانا اور زہریلے سانپوں سے ڈسا جانا گوارہ کر سکتے تھے - لیکن اگر کوئی بات وہ گوارہ نہیں کر سکتے تو وہ صرف ہماری بات کا سننا تھا کیونکہ ان کے رہنما مولویوں نے ان کو سب سے زیادہ ہمیں سے ڈرایا تھا - لیکن عالم گیر تباہی جب آندھی کی طرح چلنے لگی - اور مسلمانوں کو دنیادی بربادی کے ساتھ رہے سہے ایمان کے درخت کے بھی جڑ سے اکھڑ جانے کے خوف نے سراسیمہ کر دیا - تو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی پر درد و قت آواز

"آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں"

ان کے کان میں پہونچی - اور ساتھ ہی قومی اتحاد و اتفاق کی کارآمد اور مفید عملی تجاویز ان کے سامنے پیش کی گئیں - اور وہ سلسلہ کی طرف توجہ کرنے کے لئے مجبور ہوئے - کثرت سے بدظن لوگ حسن ظن رکھنے لگے - بہتوں کو سلسلہ کے حالات کی جستجو اور تلاش پیدا ہو گئی - بہت سے تائید و امداد کے لئے آمادہ ہو گئے - بعض عمر رسیدہ اور تجربہ کار حالت دیکھکر بے ساختہ بول اٹھے - اگر یہ شخص یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چالیس سال اور زندہ رہے - تو مسلمانوں کو انشاء اللہ ضرور سنبھال لیں گے - غرض اس دردمند آہ نے جو جان کاہ واقعات کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سینہ سے نکلی - ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں دلوں کو بے چین کر دیا - اور وہ موقعہ کی تلاش میں ہیں - تا کہ زیادہ قریب ہو کر سلسلہ کے حالات سے آگاہی حاصل کریں - پس یہ ایک خاص خصوصیت ہے اس سال کی - جو جلسہ کے موقعہ پر بہت سے دوسرے مسلمانوں کو کھینچکر لائے گی - اب تک ہم زیادہ تر آپس ہی میں ایک دوسرے کے مہمان و میزبان بنتے رہے ہیں - لیکن اس سال ہم دوسروں کے بھی میزبان ہوں گے - اس جلسہ سالانہ کے مہمانوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت
"آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے"

کے بہت سے مہمان ہوں گے - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر غور کرنے آئیں گے - پس اس لحاظ سے یہ جلسہ سالانہ ایک غیر معمولی جلسہ ہوگا - اگر اس میں کامیابی ہوئی - تو آئندہ ایسے مہمان اور زیادہ آئیں گے - اور یہ جلسے انشاء اللہ تعالےٰ دنیا میں امن و ہدایت کے پھیلانے کا ایک بڑا ذریعہ بن جائیں گے - پس ضروری ہے کہ ہم اس جلسہ کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے نہایت تندہی سے کام کریں ۔

غیر لوگوں اور دوسرے مسلمانوں کی دعوت کے علاوہ خود احمدیوں کے لئے جلسہ سالانہ کا اجتماع عید کی طرح بڑی خوشی کا اجتماع ہوتا ہے - دور دور کے احمدی جمع ہو کے اور ایک دوسرے سے ملکر خوش ہوتے ہیں - یہ جلسہ تمام افراد جماعت کے لئے قومی جوش رکھنے اور دینی روح کے تازہ کرنے کے لئے اور وقتی ضروریات قومی کا علم حاصل کرنے اتحاد و اتفاق کے لئے وسیع پیمانہ پر تعارف و ملاقات کا سلسلہ جاری کرنے - عظمت سلسلہ کا احساس پیدا کرنے - غرض کثرت سے جذبات قومی کو زندہ رکھنے اور تقویت دینے کا موجب ہوتا ہے - اولوالعزم امام کی پُر جلال تقریر کے وقت آسمانی برکات نازل ہو رہی ہوتی ہیں - کھچا کھچ بھرے ہوئے جلسہ گاہ میں ہر طرف ایک سناٹا سا طاری ہو جاتا ہے - لوگ پاک کلمات امام کا ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک اشارہ سننے اور دل نشین کرنے کے لئے ہمہ تن گوش بنے ہوتے ہیں - غرض وہ عجیب وقت بے انتہا فیضان کی بارش کا وقت ہوتا ہے - جس کے اثر سے دلوں میں رقت کے ساتھ گذشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کا احساس تیز ہو جاتا ہے - جذبہ افسوس و ندامت جوش مارتا ہے - انسان اپنی نفس کی بداعمالیوں سے اپنی بگڑی ہوئی تصویر کے بالمقابل پاک و مطہر وجود اور نورانی چہرہ کو دیکھکر شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے - اور جب اس افسوس و پشیمانی کی چادر کے گرد جس میں وہ اس وقت سر سے پیر تک لپٹا ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کو بھی چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے دیکھتا ہے - تو وہ مخفی سرور اور ناقابل بیان اضطرار کے ساتھ توبہ استغفار کے انتہائی نقطہ تک پہونچنے کے لئے دل ہی دل میں اس آستانہ الوہیت پر سر بسجود گر جاتا ہے - جس کی بے نیازی کو امیر غریب عالم فاضل عابد زاہد کسی کی پرواہ نہیں - اس حالت میں وہ امام ربانی کے پاک کلمات جو نفوس کو صاف و صیقل کرنے والے ہوتے ہیں - سنتا ہے - اور اندر ہی اندر اصلاح نفس و تربیت قلب کے وہ منازل طے ہو رہے ہوتے ہیں - جو اس مجلس سے باہر کسی طرح طے نہیں ہو سکتے - بالآخر اختتام تقریر پر وہ ندامت و شرمندگی و جذبہ افسوس و پشیمانی کے پانی سے نہائے اور توبہ و استغفار کا جامہ پہنے ہوئے اپنے امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوتا ہے - یہ وقت سب سے زیادہ گداز اور انقطاع کا ہوتا ہے - جبکہ ہزاروں پُر درد قلوب اپنے خالق حقیقی کے سامنے تمام دنیادی ماسویٰ اللہ سے منہ موڑ کر اس کے مقرر کئے ہوئے امام کی اقتداء میں تضرع و

الحاح کے ساتھ اپنی اور تمام دنیا کی نجات و فلاح کے طالب ہوتے ہیں۔ ہزاروں مضطرب دل جو گھنٹوں کی مؤثر اور پگھلا دینے والی تقریر سنکر اس دعا کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ایک وقت میں سب کے سب اپنے امام کے ساتھ دعا میں شامل ہوتے ہیں۔ بہت سے اپنے جوش کو دبا نہیں سکتے۔ کہیں کہیں سے فریاد اور آہیں۔ گریہ و زاری کی آوازیں اس مجلس کی کیفیت جذب کو اور بڑھا دیتی ہے۔ ہر شخص اپنی عمر بھر کی خطاؤں کی معافی اور آئندہ عمر میں خدمت دین کی دعا اپنے لئے اپنی اولاد اپنے عزیزوں اپنے دوستوں کے لئے اور عام ترقی اسلام کی دعا تمام دنیا کے لئے انتہائی حضور قلب سے مانگتا ہے۔ اور یہ جلسہ جہاں اپنی پُر سوز و پُر درد آواز سے اپنے رحمٰن و رحیم خالق و عادل رحیم کا ایسا جاذب ہوتا ہی کہ اجابت از در حق بہر استقبال می آید۔ وہاں زبان حال سے تمام دنیا کے لئے یہ صدا بلند کر رہا ہوتا ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

اختتام دعا پر جب لوگ ایک عالم ربودگی سے سر اٹھاتے اور اپنی پُر نم آنکھیں پونچھ کر کھولتے اور اپنے گرد و پیش کو دیکھتے ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو انسانی زندگی کی ذمہ داریوں کے احساسات سے اس قدر گھرا ہوا اور فرائض انسانی اور خدمت اسلام بجا لانے کے لئے عزم و ہمت اور جوش و ولولہ سے اس قدر بھرا ہوا پاتے ہیں۔ گویا وہ اس وقت پیدا ہوئے اور یہی ان کی زندگی کا پہلا دن ہے۔ روحانیات سے تازہ بتازہ سیراب ہو کر لوگ دیوانہ وار اپنے امام سے مصافحہ کے لئے دوڑتے ہیں۔ اور پروانہ وار ان کے گرد ہجوم کر لیتے ہیں۔

عام لوگوں پر ہی اثر نہیں ہے۔ بڑے بڑے صائب الرائے فہم اجتہاد و استنباط والے دینی و دنیاوی عالم کہنہ مشق مدبر ماہرین اخلاق و فلسفہ پر بھی اس خدا کے مصفا آئینہ کے سامنے آکر اپنے خط و خال کے باریک در باریک نقص اور ان نقصوں کی اصلاح کے ذرائع بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ عظمت امام کے آگے اپنے عجز کو تسلیم کرتے ہوئے فیض صحبت کے زندگی بخش اثر سے مستفیض ہوتے ہوئے حیرت زدہ سکوت میں اس نورانی چہرہ کو دیکھتے اور دل ہی دل میں یہ شعر پڑھتے ہیں۔

اے در رخ تو پیدا انوار پادشاہی
در فکرت تو پنہاں صد حکمت الٰہی

کلک تو بارک اللہ بر ملک دیں کشادہ
صد چشمہ آبِ حیواں از قطرۂ سیاہی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تقریر سننے اور حضور کی زیارت اور ملاقات کے شرف سے بہرہ اندوز ہونے کے علاوہ جو کہ درحقیقت تمام جلسہ کی کارروائی کا مقصد اعلیٰ ہے تقریباً سب بزرگان سلسلہ کی تقریریں ضروری اور اہم مضامین پر سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ بعض دوست کسی ایک بزرگ کی تقریر کے گرویدہ ہوتے ہیں۔ اور بعض دوسرے بزرگ کی تقریر سننے کے مشتاق ہوتے ہیں۔ کوئی کسی مسئلہ پر تقریر سننی چاہتا ہے۔ کوئی کسی مضمون کی تشریح چاہتا ہے۔ جلسہ سالانہ سب کی پیاس کو سیراب کرتا ہے۔ اور ہر دینی ضرورت بہم پہنچا دیتا ہے۔ بزرگان سلسلہ کے کلام اور صحبت سے مستفید ہونے کے علاوہ لوگ اپنے دوستوں سے ملاقاتیں کرتے اور بہت سے باہمی معاملات بھی طے کر لیتے ہیں۔ شادی بیاہ یہاں طے ہوتے ہیں۔ رشتے ناطوں کا انتظام و انصرام اس موقعہ پر کیا جاتا ہے۔ نئے دوستوں سے نہایت ہی خوش کن اور بصیرت افروز ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے مسیح کی صداقت کے نشانات بن کر اس کی شان کو دوبالا کر دیتی ہیں۔

غرض جلسہ سالانہ اپنے کاموں اور اپنے گوناگوں اثرات کے لحاظ سے ایک ایسا اجتماع ہے جس کی شرکت کی آرزو ہر احمدی کے دل میں موجزن رہتی ہے۔ مستورات کے جلسہ سالانہ کا انتظام برابر ترقی کر رہا ہے۔ اور اب مستورات کیلئے بھی بلحاظ تقریروں اور ملاقاتوں اور دوسرے اہم فوائد کے جلسہ سالانہ اسی طرح عمل میں آتا ہے۔ جس طرح مردوں کیلئے پس کیا مرد اور کیا عورتیں سبھی جلسہ سالانہ کے وسیع اثرات سے مستفید ہوتے ہیں۔ کونسا انسان ہے جو جلسہ سالانہ میں پورے طور سے حاضر ہوا ہو۔ اور پھر وہ اس روح پرور نظارہ اور قلب ماہیت کرنے والے کیمیاوی اثر کو کبھی بھول سکتا ہو۔ گر یہی نہیں کہ جلسہ سالانہ کا اثر نہایت گہرا اور دیرپا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تو احمدی جماعت کے لئے ایک حصول زندگی کا ذریعہ ہے ہندوستان اور پنجاب کے اس سرے سے لیکر اس سرے تک جماعتہائے احمدیہ کے کچھ نہ کچھ افراد شریک جلسہ ہوتے ہیں۔ اور سب کے سب اپنے قلوب کے مطابق اس چشمۂ زندگی سے روحانی آب حیات لے جاتے اور اپنے ساتھ دوسرے بھائیوں کو بھی جو جلسہ سالانہ میں نہیں آسکتے سیراب کرتے ہیں۔ اور یہ روحانی اثر تمام سال افراد جماعت میں تازگی بخشتا اور دینی جوش کو برقرار رکھتا ہے پس احمدی جماعت کا جلسہ سالانہ درحقیقت انہی لوگوں کا جلسہ نہیں ہوتا۔ جو خود جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ بلکہ جلسہ سالانہ سے تمام ان احمدیوں کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ جو اس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے فوائد سے حصہ لیتے ہیں۔ اور اس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی بھی احمدی ایسا نہیں ہے۔ جس کو جلسہ سالانہ سے تعلق نہیں ہے۔

ایک اور طور پر بھی جلسہ سالانہ کا تعلق ہر ایک احمدی سے ہے۔ اور وہ یہ کہ جیسا کہ فوائد سے ہر احمدی کو حصہ ملتا ہے اسی طرح اس کے اخراجات میں بھی ہر احمدی کچھ نہ کچھ حصہ لیتا ہے۔ اور اسی لئے میں یہ تحریک احباب کو کر رہا ہوں کہ احباب بیس ہزار روپیہ اس عظیم الشان جلسہ سالانہ کے اخراجات مہیا کرنے میں حتی المقدور پوری توجہ سے کام لیں جس کے کثیر فوائد پورے طور سے بیان کرنے کی میری ناچیز تحریر میں طاقت نہیں۔ دیہاتی اور کچھ شہری جماعتیں گھی گوشت دال ترکاری مرچ مصالحہ لہسن پیاز۔ اور کچھ لکڑی۔ کوئلہ۔ پاتھیاں وغیرہ کا کچھ حصہ بصورت جنس بھی بہم پہنچاتی ہیں۔ حالانکہ یہ سب چیزیں جنس کی صورت میں احباب مہیا کر سکتے ہیں۔ شہری جماعتیں۔ روشنی۔ نمک۔ آرد گندم۔ چاول وغیرہ اخراجات کا بار اٹھاتی ہے۔ مگر کئی متفرق کام اور مزدوری کے اخراجات ہوتے ہیں۔ اور یہ سب شہری و دیہاتی نقد چندہ سے پورے ہوتے ہیں۔ البتہ چند سالوں سے گھی کا تقریباً کل خرچ وہ جماعتیں جہاں گھی جمع ہو سکتا ہے۔ مہیا کر دیتی ہیں۔ اور پچھلے ایک دو سال سے جماعت قادیان کی تجویز ہے۔ کہ آرد گندم کا کل خرچ اہل قادیان ہی مہیا کر دیا کریں۔ اور قوی امید ہے کہ اس سال بھی کل یا بڑا حصہ آرد گندم کے خرچ کا احباب قادیان ہی اپنے ذمہ لے لیں گے۔ اور اسی طرح وہ اضلاع جہاں چاول اور دالیں اور ترکاریاں یا اور کوئی جنس ہوتی ہے۔ اپنے ذمہ ان اجناس کا خرچ لے سکتے ہیں۔ نیز بعض جماعتوں اور بعض افراد مرد یا عورتوں کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ کوئی خاص خرچ جلسہ سالانہ کا اپنے ذمہ لے لیں۔ نیز بھی کاغذ قلم پنسل نب تک دیگر جلسہ سالانہ کے اخراجات میں شریک ہو جاتے ہیں۔ غرض مختلف ضروریات جلسہ سالانہ میں سے جو چیز مہیا کی جا سکے۔ احباب اسکو مہیا کر دیں۔ اور اس مجمع برکات و فضائل کے کام میں حصہ لے سکیں۔ عام شرح چندہ جلسہ سالانہ ماہوار آمد پر گذشتہ سال حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فرمایا تھا۔ دس فیصدی مقرر ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس تحریر کو ملاحظ فرما کر جلد سے جلد ناظر بیت المال کو مطلع فرما دیں۔ اور جو کچھ ہمت و توفیق ہو۔ وہ وقت سے پہلے پہنچا بھی دیں۔ تاکہ جلسہ خاص کی برکات سے انہیں بھی حصہ مل سکے۔ جہاں قبولیت دعا کے سامان اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر جمع ہوتے ہیں۔ جو اس روئے زمین پر کسی اور جگہ جمع ہونا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفۂ وقت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار صحابی اور جماعت کے مخلصین کی بہت بڑی تعداد خلوص دل سے تضرع و الحاح کے ساتھ پُر درد و اضطرار کی حالت میں آستانہ احدیت پر ملتجیانہ جھکے ہوئے ساری مخلوق کی خیر خواہی و فلاح کیلئے دست بدعا ہوتے ہیں۔

یارب دعائے خستہ دلاں مستجاب کن

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

(۱)

گیتا۔ وید اور پنڈت دیانندجی

لکھا ہے:۔ "یجر وید میں اپدیش ملتا ہے" ہے پرم پوتر دیا! ہم سے کُل پاپ کو دُور کیجئے۔ ہے بھگوان! میں نے جان کر یا نہ جان کر جو پاپ کیا ہے۔ اس پاپ کو دھونے والے آپ ہی ہیں مجھے شُدھ اور پوتر کیجئے" اتھرو وید میں بھی لکھا ہے" میں جوتی سروپ پرماتما کی ستتی پرارتھنا کرتا ہوں وُہ مجھ کو پاپ سے مکت کرے"!
(آریہ ویر" راولپنڈی۔ ۴ اکتوبر صفحہ ۵)

مہاشہ فتح چند لکھتے ہیں:۔
"شری کرشن بھگوان گیتا میں لکھتے ہیں" اے ارجن! میری شرن پکڑ کر عورتیں۔ ویش اور شودر بھی تر جاتے ہیں۔ جو لوگ پاپ یونی میں ہیں وہ بھی تر جاتے ہیں"!
(آریہ ویر" ۴۔ اکتوبر صفحہ ۲)

مگر سوامی دیانند جی لکھتے ہیں:۔
"سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں؟
جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وُہ پاپ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف جاتا رہے"۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۷ دفعہ ۲۴)

وید اور گیتا کا معنی خیز بیان اور سوامی صاحب کی مایوس کن تحریر سامنے ہے۔ ہر دو مقدس کُتب گناہوں کی معافی اور شفاعت کے عقیدہ میں ہمارے ساتھ ہمنوا ہیں۔ اور سوامی صاحب کے خلاف۔ اس صورت میں تناسخ کا وہم بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ جب دعا اور توبہ سے پاپ دھوئے جا سکتے ہیں۔ تو خواہ مخواہ انسانوں کو سوئر۔ بندر بنانے کی کیا ضرورت؟ کیا آریہ سماجی بھی وید اور گیتا کو مقدم رکھینگے؟

(۲)

بانیٔ آریہ سماج اور ایک "آریہ اپدیشک"

پنڈت وشوناتھ اپدیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب لکھتے ہیں:
"آریہ لوگ شروع سے بھارت ورش کے رہنے والے ہیں۔ اور دراوڑ جاتی سے انہیں کوئی نفرت نہیں تھی"۔
(آریہ ویر" ۴۔ اکتوبر صفحہ ۱۲)

بانیٔ آریہ سماج لکھتے ہیں:۔
"سوال۔ انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟
جواب:۔ تیری وشٹپ جس کو تبت کہتے ہیں!
سوال پھر وے یہاں کیسے آئے؟
جواب۔ آریہ اور دسیوں کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا جب بہت فساد ہونے لگا۔ تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان یہاں آ بسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا"۔
(ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۲۴۵)

کیا آریہ لوگ تبتی ہیں یا بھارت ورشی؟ بانیٔ آریہ سماج کا قول درست ہے۔ یا پنڈت صاحب کا؟ اس کا فیصلہ خود آریہ دوست ہی کر سکتے ہیں۔

(۳)

آریہ اور گائے کا پیشاب

پنڈت دھرم بھکشو لکھتے ہیں:۔
"گائے کے پیشاب سے ڈاکٹری اور ویدک ادویات تیار ہوتی ہیں۔ گائے کا پیشاب، گوبر، دُودھ، دہی اور گھی ان سب کو باہم ملا کر استعمال کرنے (یعنی پینے سے) سے کف، بدہضمی، مرگی اور آسیب کی بیماریاں دُور ہوتی ہیں" (آریہ مسافر لکھنؤ ۱۳ اکتوبر)

وُہ زمانہ گیا۔ جب سماجی پلیٹ فارم سے آواز آئی تھی کہ "گائے اور گدھی برابر ہے"۔ اب تو آریہ سماجیوں کو کھلم کھلا گائے کے پیشاب کے فوائد تلقین کئے جا رہے ہیں۔ ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ گائے کے پیشاب اور گوبر کو جن بیماریوں کی دوا بتایا جاتا ہے۔ ان میں مبتلا ہونے والے ہندو یونانی اور انگریزی ادویات کی بجائے یہی نسخہ استعمال کرتے ہیں۔ یا آئندہ کریں گے۔ اور کیوں آریہ ہر جگہ ایسے شفاخانے نہیں کھول دیتے۔ جن میں گائے کا پیشاب اور گوبر خاص انتظام کے ساتھ مہیا کیا جائے۔ اور آریہ مریضوں کو دیا جائے۔

(۴)

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق آریوں کے خیالات

(۱) "میرے خیال میں ان تمام واقعات کی تہ میں وہ زہر کام کر رہا ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے عرب کے ریگستانی جزیرہ نما سے پیدا ہو کر انسانی جماعت کے گلے منڈھا گیا تھا۔ اور اُسے اسلامی تعلیم کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے"۔

(۲) "اگر سچ پوچھو۔ تو جب سے دنیا میں اسلام کا ظہور ہوا ہے۔ اسی دن سے دنیا کے امن میں ایک خاص قسم کی کھلبلی مچی ہوئی ہے" (آریہ ویر" ۴ اکتوبر صفحہ ۱۹)

(۳) "ہمارا دعوے ہے۔ کہ ویدک پرماتما کا گیان ہے اور ویدک دھرم ہی منشوں کا اس لوک اور پرلوک میں کلیان کر سکتا ہے۔ باقی بیتھائی پستکیں یا دھرم تاریکی کے گڑھے میں گرانے والے ہیں۔ جس میں قرآن اور اسلام کا نمبر سب سے اوپر ہے" (آریہ ویر صفحہ ۳ ۴ اکتوبر)

(۴)۔ موجودہ مُسلمانوں کے آبا و اجداد کے متعلق لکھا ہے:۔
"پست ہمت اور بزدل اولاد جنہوں نے جان پیاری کی طمع نفسانی کے داؤ پیچ میں شہوت حیوانی کے سبب ہمت ہاری۔ وہی لوگ خواہ بزور یا ناجائز طور سے دین اسلام پر مجبور ہوئے"۔ آریہ ویر صفحہ ۱۸

(۵) "وقت آئیگا۔ جبکہ کوئی سمجھدار اور منصف مزاج اپنے آپ کو مسلمان کہنا بھی گناہ خیال کریگا"! صفحہ ۲۲

کیا ان گندہ الفاظ اور دلآزار روش پر گورنمنٹ نوٹس لیگی؟ مسلمانوں کو ان حالات میں اپنی حفاظت کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے ہندوؤں سے کوئی توقع لگانا محض نادانی ہے۔

(۵)

حقیقت رائے کا افسانہ

"تاحال حقیقت کی سمادھ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ یہ اسلامی رواداری کا نمونہ۔ کہ ایک نابالغ بچے کو محض اس لئے تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ کہ اس نے اسلام قبول کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھا تھا"۔ (آریہ ویر صفحہ ۲۲)

اس روایت کے جعلی ثابت کرنے کے لئے دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کی موجودہ ہیئت ہی اس کے بناوٹی ہونے کی کافی دلیل ہے۔ اول تو مسلمانوں کا نابالغ سے قبول اسلام کروانا کہاں تک درست ہے۔ اور پھر اس کا اسے اپنی شان کے خلاف سمجھنا کہاں تک عقل انسانی میں آ سکتا ہے۔ اور طرفہ یہ کہ مسلمانوں نے اس کو اسی بناء پر قتل بھی کر ڈالا۔ کیا آریہ سماج میں کوئی بھی سمجھدار نہیں۔ جو اس افسانہ کی تردید کرے۔ ان خود تراشیدہ واقعات کی موجودگی میں کشیدگی کیونکر دور ہو سکتی ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶) مہاشہ دھرم بھکشو کی علمی قابلیت

صلہ کے متعلق تمام کتابوں میں لکھا ہے:۔

"جملۃ تذکر بعدہٗ تسمی صلۃ" کہ وہ ایک جملہ ہے۔ جو موصول کے بعد ذکر کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ نہ علم ہوتا ہے اور نہ موصول سے پہلے ہوا کرتا ہے۔

مگر مہاشہ دھرم بھکشو جو ہیچمدانی کے خوگر ہیں۔ لکھتے ہیں:۔

"آپ (ایڈیٹر امام) کو کیا معلوم کہ الذی اسم اشارہ ہے یا اسم موصول اور صلہ کس جانور کا نام ہے۔ کیونکہ اگر آپ کو علم نحو سے ذرا بھی مس ہوتا۔ تو معلوم ہو جاتا۔ کہ الذی اسم اشارہ ہے اور اس کا صلہ کبھی ماقبل اور کبھی مابعد ہوا کرتا ہے۔ سورۃ الانعام اور سورۃ الکہف الحمد للہ الذی سے شروع ہوئی ہیں اور دونوں جگہ الذی کا صلہ اللہ آیا ہے"۔ (آریہ مسافر ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء)

کیا آپ اسی برتے پر "تنقید قرآن" کا ادعاء کرتے ہیں۔ اگر اب بھی باز نہ آئیں۔ تو "ہرچہ خواہی کن" ہی کہنا پڑیگا۔

(خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

گڑیا گڈے کی شادی

میرٹھ سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں ایک مسلمان نے گڑیا گڈے کی شادی نہایت فراخ دلی سے رچائی۔ گڈے کو دولہا بنا کر نہایت تزک و احتشام سے اسکی بارات بازاروں میں نکالی گئی۔ احباب کو ایک پرتکلف دعوت دی گئی۔ جس کے بعد شب بھر محفل رقص و سرود گرم رہی۔

ایک ایسے شخص سے ایسی حرکات کا سرزد ہونا جو اپنے آپ کو اس شریعت کا متبع سمجھتا ہو۔ جو اعراض عن اللغو کو حفاظت ایمان کے لئے ضروری قرار دیتی ہے۔ نہایت ہی رنجدہ امر ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اسوقت جبکہ دشمنان اسلام دین خدا کو مٹانے کے لئے اپنی جملہ طاقتیں صرف کر رہے ہیں ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائی ایسی ایسی طفلانہ حرکات سے اپنی دل لگی کے سامان مہیا کرنے میں مصروف ہیں اور اس طرح اپنا عزیز وقت۔ مال و متاع کو تباہ و برباد کرنے کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی ناراضگی کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔

اہل اسلام پر من حیث القوم جو افلاس اور غربت طاری ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے واقعات ہر دردمند دل رکھنے والے مسلمان کے لئے نہایت ہی رنج افزا ہیں۔

حکومت وقت اور ہنود

ہم متعدد بار اس حقیقت کا اظہار کر چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور اپنے بانی کے احکام کی اتباع میں غیر ملکی حکومت کی تخریب اس کے اولین مقاصد میں سے ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے۔ مسلمانوں کی مخالفت اور بے وجہ عداوت میں یہ جماعت اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ اپنے گورو کے احکام کو پس پشت ڈالنے میں بھی تامل نہیں کرتی۔ چنانچہ "آریہ گزٹ" (۳ نومبر) رقمطراز ہے:

"جو لوگ موجودہ حالات کو دیکھکر بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور مبالغہ سے کام لیکر بجائے لوکل احکام کی شکایت کرنے کے کل گورنمنٹ کو الزام دینے لگ جاتے ہیں۔ وہ سچائی سے پرے چلے جاتے ہیں ہمیں اس وقت پھونک پھونک کر قدم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور خواہ مخواہ دشمن بڑھانے کی ضرورت نہیں"

ان الفاظ میں گورنمنٹ کی مخالفت تو کجا گورنمنٹ کو مورد الزام گرداننے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آریہ سماج کے مشن اور بانی سماج کے احکام کی صریح خلاف ورزی ہے۔

اسی طرح اخبار "ملاپ" (۱۵ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

ہم یہ بات بہت دکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ دہلی میں ہونے والا آریہ سمیلن گورنمنٹ کو ناراض کرنے کی کوشش کی طرف رجحان رکھتا ہے۔ کوئی اسے برا سمجھے یا اچھا۔ لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر آریہ سماج کو ساودھان کر دیں۔ کہ موجودہ حالات میں گورنمنٹ کے ساتھ کسی قسم کی جنگ۔ چھیڑنا بہت ہانی کارک ہوگا۔

یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ کہ ہندو قوم ہر طرح مسلمانوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ مسلمانوں کو کیا بلحاظ تعداد۔ کیا بلحاظ مال و دولت اور کیا بلحاظ اثر و رسوخ ان سے کوئی بھی نسبت نہیں۔ علاوہ ازیں وہ مصائب جو آج اسلام اور اہل اسلام پر آ رہے ہیں۔ ان سے یہ قوم کلیتہً محفوظ ہے۔ پھر اگر اس تفوق کے ہوتے ہوئے جو دنیاوی طور پر ہندوؤں کو حاصل ہے۔ یہ اپنے مذہبی احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی گورنمنٹ سے اچھے تعلقات کو ضروری قرار دیتی ہے۔ تو مسلمانوں کو غور کرنا چاہئیے۔ کہ وہ اس زبردستی اور پس افتادگی کی حالت میں اگر گورنمنٹ سے خوشگوار تعلقات کی اہمیت کو نہ سمجھیں۔ تو یہ ان کی کتنی بڑی غلطی ہوگی خصوصاً اس صورت میں کہ مذہبی طور پر بھی ان کو ہر قسم کی شورشوں اور حکام کو پریشانیوں میں ڈالنے والی حرکات سے مجتنب رہنے کا حکم دیا گیا ہے

کیا آریہ سماج بغاوت کی تیاریاں کر رہی ہے؟

آریہ اخبار "ملاپ" (۱۵ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

اس وقت گمبھیرتا۔ تدبر۔ اور دور اندیشی کا ثبوت دینے کی ضرورت ہے۔ "راجپوتی شان" کے اظہار کا موقع نہیں۔ وہ موقعہ بھی آئے گا۔ اور ضرور آئے گا۔ اور ہمیں اپنی طاقتوں کو اس وقت کے لئے ریزرو رکھنا چاہیئے۔ لیکن موجودہ وقت میں ہم زیادہ تدبر اور زیادہ گمبھیرتا کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

متذکرہ بالا الفاظ میں ہندو قوم کو موجودہ وقت میں تدبر سے کام لیتے ہوئے کسی آئندہ وقت کے لئے (جو غالباً معین ہو چکا ہے) اپنی طاقتوں کو ریزرو رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا آریہ سماج کسی خفیہ سازش اور باغیانہ پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔ کہ "ملاپ" اس وثوق سے لکھتا ہے۔ کہ وہ وقت ضرور آئے گا۔ جبکہ "راجپوتی شان" کا اظہار کیا جائیگا۔ کیونکہ تاریخ بتلاتی ہے۔ کہ "راجپوتی شان" کا مظاہرہ ہمیشہ حکام وقت کو پریشان کرنے کے لئے ہی کیا گیا ہے۔ اور اس کے سوا اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں تھا۔

حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے ذرائع اختیار کرے جن سے آریہ سماج اپنے خطرناک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ ایسی حالت میں حکومت کے ساتھ دوسری اقوام کو بھی نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ جو نہایت امن سے ملک میں رہتی ہیں۔

"بلیدان چترا ولی" اور آریہ اخبار

(ملاپ)

آریہ سماج گورنمنٹ کے ہر اس فعل کی مخالفت اپنا فرض سمجھتی ہے۔ جس سے ملک کے اندر قیام امن میں کچھ مدد مل سکے۔ گورنمنٹ نے اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے "بلیدان چترا ولی" نامی کتاب کو ضبط کر لیا تھا تاکہ ملک کا امن وامان مخدوش نہ ہو مگر "ملاپ" (۸ نومبر) اسکے متعلق یوں خامہ فرسائی کرتا ہے۔

ضرورت ہے۔ کہ "بلیدان چترا ولی" کے ذمہ وار پبلشر ان ضبطی کے خلاف جلد اپیل دائر کریں تاکہ ضبطیوں کا جو یہ نامناسب سلسلہ شروع ہوا ہے۔ اس کی کچھ قانونی روک تھام ہو سکے۔

مندرجہ بالا الفاظ اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ آریہ سماج ملک کے اندر ہمیشہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھانے کی فکر میں رہتی ہے۔ اور اس کا مشن ہی یہ ہے۔ کہ ملک میں کبھی امن قائم نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ اور برقعہ

از امتہ الحفیظ صاحبہ (مانڈلے)

پہلے ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اور ایک محترم بھائی نے اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور موجودہ برقعہ میں ترمیم کی ضرورت محسوس کی! میں نے بھی اس کے متعلق بعض بہنوں سے بذریعہ خط اور بعض سے زبانی دریافت کیا۔ مگر متفق نہ پایا۔ اب جبکہ ۱۶ ستمبر کے الفضل میں جناب مکرم عبدالعزیز صاحب کی رائے نکلی تو انہوں نے بھی اس سے اتفاق کیا۔

مقصد تو برقعہ سے یہ ہے۔ کہ زینت چھپائی جائے مگر جو اصلاحیں فرمائی جارہی ہیں۔ اس سے یہ بجائے خود زینت ہو رہا ہے اور کچھ عرصہ تک نہائت "فیشن ایبل" ڈریس ہی بن جائے گا۔ اس سے زینت چھپانے کا مقصد تو حاصل نہ ہوا۔ ہم لوگوں نے پردہ انوکھی وضع میں ڈھال رکھا ہے۔ کوئی تو پردہ کی ایسی حمایت کرتے ہیں۔ کہ خدا کی پناہ عورت اچھا خاصا قیدی بن جاتی ہے اگر کہیں گاڑی وغیرہ میں لے کر جاتے ہیں۔ تو اس طرح جیسے کوئی بدترین مجرم یا بھاری باغی و سرکش کو لے جارہا ہو۔ کوئی ایسے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک پردہ کچھ چیز ہی نہیں۔ یہ دونوں اصول درست نہیں۔ اول الذکر مفر صحت۔ مؤخر الذکر خلاف اسلام۔ اول الذکر اسوقت بیشک درست تھا۔ جب ہر طرف بغاوت پھیلی ہوئی تھی۔ اور آبرو محفوظ نہ تھی۔ مگر اسوقت اتنی سختی کی ضرورت نہیں۔ اسلامی پردہ کی غرض و غائت یہ ہے۔ کہ غیر مردوں پر زینت ظاہر نہ ہونے پائے۔ نہ کہ سایہ بھی۔ اب زینت کو کس طرح چھپانا؟ اس کو قرآن کریم اور صحابیات رضی نے بخوبی واضح کر دیا۔ برقعہ و چادر اس میں بہت اچھی مددگار ہے۔

مگر چادر وغیرہ ہوا سے کھل جاتی ہے۔ نیز بچہ کو اٹھا کر چلنے سے اس کو سنبھالنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اس دقت کو موجودہ برقعہ نے اچھی طرح دور کر دیا ہے۔ تو اب اس میں زیادہ تراش خراش مناسب نہ ہوگی۔ اور نہ عینکوں کا استعمال! (مجھے تو عینک لگا کر چلنے کے نام سے ہی پسینہ آتا ہے)

عینک "نظر کی کمزوری" یا "دھوپ" کی تمازت سے تو شاید بچالے۔ مگر زینت چھپانے میں اس سے کچھ مدد نہ ملیگی اور برادر محترم کا یہ کہنا نادرست نہیں کہ یہ طریق "مردوں کی توجہ کا خواہ مخواہ جاذب بنیگا"۔ بے جا اسراف۔ اخراجات میں اضافہ۔ شماتت اعدا اور زیبائش ہی مجھے اس میں نظر آتی ہے اور پردے کا مقصد فوت۔

علاوہ ازیں اسوقت اسلام کو پیسے پیسے کی ضرورت ہے اور پیسے ہی کی کمی سے کام پوری طرح انجام نہیں پارہے۔ زیر چرخ کل کام پیسے سے ہوتے ہیں۔ اسی کے زور پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ باطل باطل ہوکر بھی کس طرح صداقت کے سر چڑھ رہا ہے۔ پھر اسی مالی تنگی نے ہمارے غمخوار امام کی صحت کمزور کر رکھی ہے۔ اور حضور نے (جن کی غذا کا خاص ہونا بڑا ضروری تھا) معمولی غذا استعمال فرماکر ہم خادمان کو کپکپا دیا۔ اگر اب بھی ہم اپنے اخراجات کم نہ کریں۔ اور بے وجہ ضرورتیں بڑھاتے جائیں۔ تو کیا ہم اس سے بھی بڑھکر کسی اور منظر کے منتظر ہیں؟ ہمیں تو اسی پر چونک اٹھنا چاہیئے۔ کہ جس رحم مجسم سے اسلام کی ترقی اور ہماری بھلائیاں اور امیدیں وابستہ ہیں۔ وہ تو اچھی غذا تک کو چھوڑ دے (جس کا ہونا اس کی بڑھتی ہوئی ذمہ واریوں کے لیئے نہایت ضرور تھا۔) اور ہم غیر ضروری خرچ نکال بیٹھیں ہمیں تو اس وقت ہر ایک غیر ضروری اخراجات کو ترک کر دینا چاہیئے جب تک کہ ہمارا اسلام باطل کے نرغے میں ہے۔ اور جب تک ہمارے سامنے مالی تنگیاں ہیں۔ نہ کہ وہ تجویزیں نکالیں۔ جو اخراجات کو بڑھاویں۔ اس وقت پورا زور زبان و قلم سے اس پر دینا چاہیئے۔ کہ اخراجات گھٹائے جائیں۔ اور اسوقت تک برابر کم کرتے جائیں۔ جب تک اسلام کے اچھے دن لوٹ نہ آئیں۔ اور باطل کے خرخشے مٹ کر سطوت اسلام قائم نہ ہوجائے۔ جب اسلام کے اچھے دن آجائیں گے۔ مالی تنگیاں دور ہو جائیں گی۔ اسوقت شوق سے ایسی تجویزیں نکالیں۔ مگر اس وقت یہ فضول ہیں۔ پھر یہ قابل غور بات ہے۔ کہ اگر عورتیں یہ فیشن اختیار کر بیٹھیں۔ بار تو سب آپ پر پڑے گا۔ اس وقت آپ شور تو نہ مچائیں گے؟ کہ اب ان کے لئے عینکیں خریدیں یا دوسرے اخراجات پورے کریں۔

یہ میں نے ذاتی رائے دی ہے بہت ممکن ہے۔ کہ بعض بہنیں اس فیشن کو پسند بھی کرتی ہوں۔ مگر میں ان سے بعد ادب التجا کرتی ہوں کہ اسلام کی نازک حالت کا خیال فرمائیں۔ ہمارے اخراجات پہلے ہی کچھ کم نہیں۔ اب اس طرح کے مزید خرچ سے بچیں۔

اور جو شوہر یا باپ بھائی آپ کو عینک ہی پہنانا چاہیں آپ ان سے عینک اور دیگر فیشن کی رقم لیکر اعانت اسلام میں دے دیں۔ اس سے آپ کو کوئی گھاٹا نہ پڑے گا۔ بلکہ اجر عظیم کی مستحق ہونگی۔

معزز برادران سے یہ التماس ہے۔ کہ عورتوں کی اس تکلیف کا جو آپ نے احساس فرمایا۔ شکریہ آپ گھبرائیں نہیں اگر وہ واقعی اس سے اذیت پاتی ہونگی۔ تو خود ہی کوئی آسان و کم خرچ طریق نکال لینگی آپ سردردی نہ اٹھائیں۔

آخر میں برادر مکرم سے "اسلامی پردہ اور برقعہ" کے عنوانی مضمون سے بکلی اتفاق کرتے ہوئے انہیں باادب اطمینان دلاتی ہوں۔ کہ یقین رکھیئے۔ "نقاب کے اندر سے" عورتوں کی "شرمیلی فطرت" کبھی عمداً مردوں کو نہیں دیکھتی اور نہ اس "آزادی" کا ناجائز استعمال کرتی ہیں ان کی شرمیلی حیا ہر در طبع ان کو ایسا کرنے سے روکے رکھتی ہے۔ ہاں بغیر ارادہ کے کہیں نظر پڑ جاوے۔ تو یہ نہ مستورات کے اختیار کی بات ہے اور نہ خدا تعالےٰ کے حضور قابل مواخذہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کا امتحان

خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلا شبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پاکر بلا توقف اس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہدیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے۔ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رض کا امتحان تو جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دے دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے۔ کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دور از حقیقت ہے اگر یہی ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے۔ کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلا دے اس لئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی فہم کا مشورہ نہ لے جبتک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اسوقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں۔ اور ثابت ہو جائے کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کرکے دکھا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں دفن نہیں ہوسکینگے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائینگے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں

کوٹ کپورا میں ایک آریہ کی شرانگیزی

مندرجہ ذیل رپورٹ جو ہمارے ایک نامہ نگار نے ارسال کی ہے۔ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اسے غور سے مطالعہ کرے۔ (ایڈیٹر)

ریاست فریدکوٹ میں عام طور پر کسی کو مذہبی پبلک لیکچر بغیر منظوری دینے کی اجازت نہیں۔ آریہ سماج کو بھی پبلک لیکچر کی ممانعت ہے۔ یہاں پر تاحال کوئی ہندو مسلم فساد نہیں ہے۔ غالباً آریہ سماجی پوشیدگی اور حکمت سے کام کر رہے ہیں۔ مسلمان بالکل خواب غفلت میں سوئے ہوئے ہیں۔

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ایک آریہ اپدیشک نے جو باہر سے آیا ہوا تھا۔ غالباً افسرانِ ریاست سے حصول اجازت کے بغیر نہایت ہی اشتعال انگیز تقریر کی۔

معمولی دھارمک لیکچر دینے کے بعد اس اپدیشک نے کہا۔ ہمارا مسلمانوں سے مذہبی جنگ ہے۔ اپنے کمزور پہلوؤں کو مضبوط کرو۔ اور مسلمانوں کے کمزور پہلو پر حملہ کرو۔ اپنی تعداد بڑھاؤ۔ شدھی کرو۔ سنگھٹن کرو۔ چوہڑوں اور چماروں سے چھوت نہ کرو۔ ان کو کنوؤں سے نہ روکو۔ ان کو اپنے میں ملاؤ۔ جب مسلمان موچی کنوئیں پر چڑھ سکتا ہے تو کیوں ہندو چمار اور شدھ شدہ چوہڑہ کنوئیں پر نہیں چڑھ سکتا۔ بیوگان کی شادیاں کرو۔ ایک بیوہ برہمنی اگر ایک برہمن سے بیاہ کرلے تو کیوں برا منایا جاتا ہے۔ جبکہ وہی بیوہ برہمنی اگر ایک جاٹ کو کرلے تو وہ تمہارے گھروں اور تمہارے گاؤں اور شہر میں رہ سکتی ہے۔ اگر بیوگان کی شادیاں نہ کروگے تو دوسرے مذہبوں میں ان کا چلے جانا ممکن ہے۔ کمزور پہلو مضبوط کرو۔ مسلمانوں کا کمزور پہلو یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان عورت جس کا خاوند بھی موجود ہو۔ مذہب تبدیل کرکے ہندو ہو جائے۔ تو قانوناً اور شرع محمدی کی رو سے اس کا مطلقاً نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وہ کھلے بندوں کسی ہندو سے بیاہی جا سکتی ہے۔ اگر تم آج مسلمان عورتوں کو خبر کردو کہ ہندوؤں کے گھروں میں انہیں اچھا زیور اور اچھے نفیس کپڑے مل سکتے ہیں۔ تو چونکہ عورتیں قدرتاً زیوروں اور کپڑوں اور آراموں کو پسند کرتی ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کے گھروں میں سوائے برقعہ اور لوٹا کے کچھ اور نہیں ہوتا۔ اس لئے زیادہ یا کم از کم پچاس فیصدی تو مسلمان عورتیں آج ہندو ہو کر تمہارے پاس آجاوینگی۔ نیز کہا بہت مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کے گھروں میں تنگ حال ہیں۔ انہیں خوشحالی دکھاؤ۔ اور مذہب تبدیل کرلینے کے بعد وہ معاً کسی ہندو سے بلاخوف شادی کرسکتی ہیں۔ یہ مسلمانوں کا کمزور پہلو ہے۔ اس پر حملہ کرو۔ اور تعداد ہندوؤں کی بڑھاؤ۔

سنگرور میں ہمنے ایک سید لڑکی کو شدھ کیا۔ اور اب وہ ہندو بنئے کے گھر آباد ہے اور اس کے دو بچے ہیں۔ سید لڑکی کے وارثوں نے آریہ سماج پر تین مقدمات کئے اور تینوں خارج ہوگئے۔

بعض ہندو بنئے آریہ کی اس تحریک پر لیکچر گاہ سے اٹھکر چلے گئے۔ اور بہتوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ آریہ لیکچرار کا منشاء کوٹ کپورا میں فساد کروانے کا تھا۔

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں آریوں کے اس قسم کے ارادوں کا راز فاش کیا جا چکا ہے۔ اور ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ رپورٹ کے صحیح ہونے میں کسی کو بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ اور ہر وہ شخص جو آریہ سماج کی موجودہ ذہنیت سے واقف ہے۔ اس کو صحیح تسلیم کرے گا۔ کیونکہ آریہ سماج نے آج کل اسلام کی عداوت میں اندھا ہو کر اخلاق۔ شرافت۔ دیانت سب کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی حفاظت کا پورا پورا انتظام کریں۔ اور آریوں کے ایسے خوفناک اور بد ارادوں سے مطلع ہونیکے بعد اپنی مستورات کی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ علاوہ بریں ہم گورنمنٹ سے بھی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کب تک ایسے دریدہ دہن اور ننگِ انسانیت آریاؤں کو ڈھیل اور مہلت دیگی۔ جو ملک کے امن وامان کی تباہی میں ہر آن کوشاں رہتے ہیں۔ کیا اس سے بڑھکر اشتعال انگیزی کی مثال بھی کوئی ہوسکتی ہے؟ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسے اشخاص کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ جو اس قسم کی سازشیں کھلم کھلا طور پر پبلک لیکچروں کے ذریعہ کرتے پھرتے ہیں۔

مرثیہ

بر وفات عزیزہ مبارکہ بیگم مرحومہ

(از جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر)

میں سفر میں تھا کہ یہ پہنچا مجھے پیغام غم
جس سے ہر ذرہ میں دل کے بھر دیا رنج والم

یعنی میرے بھائی ابراہیم کی نورِ نظر
نونہالِ احمدیت۔ نیک طینت۔ محترم

دخترِ نیکو خصال و شائقِ علم وہنر
سب کو روتا چھوڑ کر چلدی سوئے ملکِ عدم

ہم کو امیدیں بہت تھیں تیرے ذوقِ علم سے
کیا خبر تھی سے کہ تو آئی ہے اتنی عمر کم

ہائے نوعمری میں چھوڑا تونے یہ دار العمل
عنفوانِ زندگی میں یہ جدائی ہے ستم

والدین واقربا۔ استاذ وہمراز وجلیس
سب کے سب ہیں آہ برلب سب کے سب باچشمِ نم

ہم سمجھتے تھے کہ تو ہوگی علم بردارِ دیں
پر اٹھایا تونے مرگِ ناگہانی کا علم

خوش نوائی سے تری دنیا ابھی واقف نہ تھی
کیوں ابھی سے اڑ گئی اے طوطیٔ باغِ ارم

چڑھ رہی تھی چوٹیوں پہ زندگی کے تو ابھی
تھے فنا کی وادیوں سے نابلد تیرے قدم

تو ابھی تھی شاہ راہِ ارتقا پہ گامزن
دیکھنے پائی نہ تھی تو زندگی کے پیچ وخم

دفعتاً جھگڑا ہوا برپا حیات وموت کا
زندگی نے آخرش کی دست برداری رقم

تو گئی اور لے گئی امید وارماں کا ہجوم
رہ گئے داغِ فراقِ روح فرسا اور ہم

تیرا ماتم ماتمِ قومی ہے اے لختِ جگر
اس لئے مصروفِ خونباری ہے گوہر کا قلم

مشکبو ہو تیری خاکِ قبر اے بنتِ اخی!
نور افشاں ہو ترے مرقد میں ربِ ذوالکرم

روح تیری رحمتِ غافر سے ہم آغوش ہو
تا نہو آغوشِ مادر سے جدائی کا الم

ساقیٔ کوثر کے دستِ پاک سے ساغر ملیں
وہ پلاتے جائیں پیتی جائے تو بھی دمبدم

شاد ہو جنت میں تو۔ دنیا میں تیرے اقربا
تجھپہ بھی اُن پہ بھی ہو اللہ کا لطفِ اتم

تیرے ذکرِ خیر پر ہر منہ سے نکلیگا وہی
لکھ گیا ہے پہلے جو اک شاعرِ رنگیں رقم

"پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات

انگلستان میں ایک توہین آمیز کتاب کی اشاعت

لنڈن کی ہچنسن اینڈ کمپنی نے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کا مصنف کوئی دریدہ دہن انگریز آر۔ ایف۔ ڈبل ہے اور جس میں پیغمبر اسلام بآبائنا ہو وامہاتنا کی شان میں سخت گستاخی کی گئی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے اس پر وزیر داخلہ انگلستان کو ایک طویل مراسلہ کے ذریعہ سے توجہ دلائی ہے اور درخواست کی ہے۔ کہ وہ کتاب کے ناشر و طابع اور مصنف کو جلد سے جلد عبرتناک سزا دے۔ تاکہ آئندہ کسی شخص کو اس قسم کی دل آزار ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہو۔ مولوی صاحب نے مجلس شوریٰ کے ارکان کے پاس بھی اس مراسلہ کی نقل بھیج دی ہے۔

انگریز اس حقیقت سے ناواقف نہیں۔ کہ مسلمانوں کے جذبات مذہب کے معاملہ میں جس قدر نازک ہیں۔ کتاب رنگیلا رسول کی اشاعت پر مسلمانان ہند نے جس اضطراب کا اظہار کیا۔ وہ اہل انگلستان سے مخفی نہیں۔ باوجود اس کے انگلستان میں ایسی کتاب کا شائع ہونا حیرت انگیز ہے۔ بظاہر اس پروپیگنڈ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کے خلاف سنگٹھنیوں نے انگلستان میں کیا۔ بلکہ مولوی صاحب نے تو لکھا ہے۔ کہ اس کا انداز تحریر ہی بتا رہا ہے۔ کہ یہ کسی غیر ملکی کی لکھی ہوئی ہے۔

بہرحال کچھ بھی ہو۔ کتاب ایک انگریز کمپنی نے شائع کی ہے اور ایک انگریز مصنف کے نام سے شائع کی ہے۔ اس لئے حکومت کو مصنف اور ناشر اور طابع کے خلاف فوری کارروائی کر کے آئندہ کے لئے اس شرارت کا سدباب کر دینا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے مصنف اور ناشر کو سزا دینا کافی نہیں۔ بلکہ مجلس شوریٰ کے اُن ارکان کو جو مسلمانوں کے مذہبی احساسات سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جلد سے جلد مجلس شوریٰ میں ایک قانون پاس کرانا چاہیئے۔ جس کی رُو سے اس قسم کی کتابوں کا لکھا جانا ایک جرم ہو۔

مولوی درد صاحب نے اس کے متعلق جو کچھ کیا ہے اس کے لئے وہ تمام مسلمانان ہند بلکہ مسلمانانِ عالم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس مجموعہ خرافات کے خلاف اپنی آواز کو موثر بنانے کے لئے مولوی درد کو اُن تمام مسلمانوں کو اپنا ہم نوا بنانا چاہیئے۔ جو لنڈن میں مقیم ہیں۔ اور تمام دول اسلامیہ کے سفراء و وزراء سے درخواست کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اس کام میں حصہ لیں۔ (”زمیندار“ ۸ر نومبر)

ایک اور توہین آمیز کتاب

انگلستان میں میسرز ہچنسن اینڈ کمپنی (لنڈن) نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس کے مصنف کا نام آر۔ ایف ڈبل بتایا جاتا ہے اس کتاب میں آقائے نامدار کے خلاف نہایت سفیہانہ ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد احمدی ایم۔ اے نے ہوم سیکرٹری حکومت برطانیہ کے نام ایک طویل مکتوب لکھا ہے۔ جس میں اس نفرت انگیز کتاب کے بعض ناپاک اقتباسات پیش کر کے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس کتاب کے مصنف کا اصلی نام معلوم کر کے اُسے سزا دی جائے۔ اگر قانون اُسے سزا دینے سے عاجز ہو۔ تو کم از کم اس کتاب کی اشاعت روک دی جائے اور مصنف اور ناشر کو مجبور کیا جائے کہ وہ علے الاعلان اس توہین کے لئے مسلمانوں سے معافی مانگیں۔ جس طرح ۱۹۲۵ء میں اخبار ”سٹار“ نے ایک توہین آمیز کارٹون کے لئے معذرت شائع کی تھی۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے اپنے اس مکتوب کی ایک ایک نقل پارلیمنٹ کے ممبروں اور اسلامی ممالک کے سفیروں کے نام بھی ارسال کی ہے۔ اور ان سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ اس کتاب کے خلاف احتجاج کر کے مسلمانانِ عالم کو شکر گزاری کا موقع دیں۔

مولوی صاحب ممدوح نے اس مکتوب میں انگریزی قانون کی ایک خامی کی طرف بھی ہوم سیکرٹری کی توجہ مبذول کرائی ہے انگریزی قانون میں یسوع مسیح انجیل اور عشائے ربانی تک کی توہین و تذلیل کرنے والے کے خلاف تو ایک دفعہ موجود ہے جس میں اس قسم کے مجرم کے لئے قید جرمانہ اور تازیانے تک کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ لیکن دوسرے مذہب کے پیشواؤں کی عزت کے تحفظ کے لئے کوئی قانون نہیں۔ حالانکہ انگلستان مختلف اقوام و مذاہب پر حکمرانی کر رہا ہے اور ان اقوام کے جذبات مذہبی کا احترام کئے بغیر وہ زیادہ دیر تک اپنی حکمرانی کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے علاوہ انگلستان میں دنیا کے گوشے گوشے سے مختلف المذاہب لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اگر اس ملک میں ان لوگوں کے بانیانِ مذہب کے خلاف حملوں کا کوئی مستقل سدباب نہ کیا گیا۔ تو اس سے نہایت خطرناک نتائج پیدا ہونگے۔ اور تمام دُنیا علے الخصوص مستعمرات برطانیہ میں برطانیہ کے وقار و اعتماد کو شدید نقصان پہنچے گا۔

انگریز ہندوستان پر دو سو سال سے حکومت کر رہے ہیں اور اُن کا بچہ بچہ اس حقیقت سے باخبر ہے۔ کہ ایشیا کی اقوام علے الخصوص مسلمان اپنے مذہب یا اپنے شارع کے خلاف کوئی توہین آمیز کلمہ ٹھنڈے دل سے سننے کو تیار نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ راجپال کی ناپاک کتاب کے خلاف جو وسیع الاثر ہیجان مسلمانان ہند میں پیدا ہوا۔ اس سے بھی ہندوستان اور انگلستان کے تمام پڑھے لکھے انگریز کما حقہٗ واقف ہیں۔ کیونکہ اس کتاب کا ذکر پارلیمنٹ میں بھی آچکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس قسم کی ناپاک کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے ہم نہیں سمجھتے۔ کہ اس سے ان لوگوں کا مقصود کیا ہے مولوی عبدالرحیم درد کے مکتوب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تازہ کتاب کی زبان اس حقیقت کی غمازی کر رہی ہے۔ کہ وہ کسی غیر ملکی کی تصنیف ہے۔ اور اس کی تالیف و ترتیب میں انگریز کا دخل معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ تو حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ اس کے ناشر انگریز ہیں۔ حکومت برطانیہ کے ہوم سکرٹری کو چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اس ناپاک کتاب کی اشاعت روک دے اور میسرز ہچنسن کو مسلمانوں سے معافی مانگنے پر مجبور کرے پارلیمنٹ کے جن ممبروں کو حمایت حق کی توفیق حاصل ہو۔ انہیں لازم ہے کہ اپنی قوم کے وقار کی خاطر اپنے ملک اور اپنی قلمرو کے امن و امان کی خاطر اور ملک معظم کی دس کروڑ مسلمان رعایا کے جذبات کی خاطر پارلیمنٹ میں اس کے خلاف نہایت شدت سے احتجاج کریں۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک کے جو سفراء دخاصل لنڈن میں مقیم ہیں۔ ان کا مذہبی فرض ہے۔ کہ اس ناپاک کتاب کے خلاف اپنے ممالک کے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کا حق ادا کریں۔ اور حکومت برطانیہ کو صریح الفاظ میں بتا دیں۔ کہ اس قسم کے ناپاک حملے خاموشی سے برداشت نہیں کئے جائیں گے۔ حکومتِ ہند کے ماتحت سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا اس کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ ان مسلمانوں کے جذبات حکومتِ برطانیہ تک پہونچائے۔ اور اس کتاب کے خلاف فوری کارروائی کا مشورہ دے؟

ہم مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی گراں قدر اسلامی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ان سے مستدعی ہیں۔ کہ وہ پارلیمنٹ کے بعض ارکان کو اپنا ہم خیال بنا کر یہ کوشش کریں کہ انگلستان کی کتاب الآئین میں ایک ایسے قانون کا اضافہ ہو جائے۔ جس سے تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت و حرمت محفوظ ہو جائے۔ اور اُن کی توہین کرنے والوں کو عبرت انگیز سزائیں دی جائیں۔ مسلمان محققانہ تنقید کے مخالف نہیں ہیں۔ لیکن بدزبانی۔ استخفاف۔ استہزا اور گالیوں کو کسی حالت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(”انقلاب“ ۵ نومبر ۲۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاونین جرائد سلسلہ

گذشتہ ایام میں منفصلہ ذیل احباب نے جرائد سلسلہ کی اشاعت میں حصہ لیا۔ یہ امر موجب مسرت ہے کہ مولانا ظہور حسین صاحب وقتاً فوقتاً ایسے علاقے سے خریدار بھجوا رہے ہیں۔ جہاں تعلیم کا چرچا نہیں ۔ (اکمس)

سن رائز

جناب مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نوشہرہ سن رائز کیواسطے ایک خریدار (۲) میر اسحٰق علی صاحب محبوب نگر دکن سے سن رائز کے واسطے ایک خریدار (۳) اے۔ کے عابد شریف صاحب ساگر شموگہ سن رائز کے واسطے ایک خریدار (۴) جناب نور حسن صاحب احمدی کوٹلی ہرنرائن فتح گڑھ سیالکوٹ سے ریویو انگریزی کے واسطے ایک خریدار (۵) اے۔ پی ابراہیم صاحب کولمبو سے سن رائز کے واسطے دو خریدار۔ ریویو انگریزی کے واسطے ایک خریدار۔ (۶) مولوی ظہور حسین صاحب سن رائز کے واسطے ایک خریدار (۷) میاں احیاؤالدین صاحب پشاور سے سن رائز کے واسطے تین خریدار (۸) میاں غلام حسین صاحب مولوی فاضل کلاس قادیان سے سن رائز کے واسطے تین خریدار

اخبار الفضل

مولوی عبدالواحد صاحب بالاکوٹ ۲ خریدار
سید ظہور احمد صاحب شاہ لاہور ۲ خریدار
محمد شمس الدین صاحب قادیان ایک خریدار
چوہدری نذیر احمد صاحب گورداسپور ایک ״
چوہدری حسن خاں صاحب جھنگ ایک ״
مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ کشمیر ایک ״
ماسٹر مولا داد صاحب بھیکو چک ایک خریدار
جناب سراج دین صاحب دہولیا ایک خریدار
جناب میاں غلام حیدر صاحب بڑہاکوٹ ایک خریدار
صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ٹوپی ایک خریدار
چوہدری محمد فضل صاحب راولپنڈی ایک خریدار
مستری مہر اللہ صاحب وزیر آباد ایک خریدار
محمد عنایت اللہ بیگ صاحب ڈنگہ ایک خریدار
جناب نور محمد صاحب کلرک قادیان ایک خریدار
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ایک خریدار
بابو محمد حسین صاحب وڈالہ سندہواں ایک خریدار
سید کریم بخش صاحب کلکتہ ایک خریدار

منشی اسمٰعیل صاحب کلرک قادیان ایک خریدار
ڈاکٹر غلام غوث صاحب سانڈھن ایک خریدار

اخبار مصباح

مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سرینگر چار خریدار
بابو احمد جان صاحب لکھنؤ ۲ خریدار
اہلیہ محمد ایوب احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر ٹانگہ ۲ خریدار
سیکرٹری مستورات سامانہ ایک خریدار
سیکرٹری جماعت بغداد ایک خریدار
سید شفیع احمد صاحب دہلی ایک خریدار
منہاج الدین صاحب پشاور ایک خریدار
شیخ محمد الدین صاحب جہلم ایک خریدار
میاں عبداللہ صاحب لاہور ایک خریدار
محمد فضل صاحب راولپنڈی ایک خریدار
محمد یوسف صاحب کلکتہ ایک خریدار

وصیتیں

۲۴۲۱ میں محمد مراد ولد میاں کھیوہ قوم ہجرا ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں۔ میں درزی کا کام کرتا ہوں اور للعہ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۰ ار اپریل ۱۹۲۶ء محمد مراد موصی بقلم خود۔
گواہ شد:۔ محمد عبداللہ احمدی سگینڈر بنگلہ ہندوانہ
گواہ شد:۔ شیخ غلام قادر احمدی پنڈی بھٹیاں۔

۲۶۸۶ میں محمد شاہ زادہ ولد صاحب دین قوم مہمند عمر ۳۸ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۳۰ ر ستمبر ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شاہزادہ موصی احمدی مولوی فاضل مبلغ بقلم خود حال ساکن سرائے نورنگ ضلع بنوں
گواہ شد:۔ صاحبزادہ محمد طیب احمدی بقلم خود
گواہ شد:۔ دلبداد متعلم مدرسہ احمدیہ بقلم خود

۲۶۸۸ میں سکینۃ النساء زوجہ بابو بشیر احمد صاحب قوم سدھر ساکن قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی مار اور مہر صار ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ العبد سکینۃ النساء موصیہ بقلم خود گواہ شد بشیر احمد احمدی خاوند موصیہ بقلم خود گواہ شد عبداللہ احمدی برادر موصیہ بقلم خود

۲۷۰۷ میں برکت بی بی زوجہ عبدالغنی کلارک ککے زئی عمر ۳۹ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے زیورات قیمتی ؎ اور مہر ؎ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بقلم خود برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد عبدالغنی کارک خاوند موصیہ گواہ شد حافظ نور محمد فیض اللہ چک حال وارد قادیان گواہ شد رحمت اللہ خاں شاکر مدیر معاون الفضل

۲۷۰۸ میں عبدالغنی کارک ولد محمد بخش صاحب ککے زئی عمر ۴۱ سال ساکن قادیان ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد سکونتی مکان بعمارت پختہ واقعہ قادیان قیمتی الصما کے قریب ہے۔ اور ایک خام مکان بازید چک ضلع گورداسپور میں ہے۔ ماہوار آمد ساٹھ روپیہ ہے میں تازیست اپنی آمدنی کا ماہوار ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور میری وفات کے بعد جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الموصی عبدالغنی کارک (ڈاکٹر) گواہ شد رحمت اللہ خاں شاکر ساکن فیض اللہ چک مدیر معاون اخبار الفضل قادیان بقلم خود گواہ شد محمد یعقوب کارکن نور ہسپتال قادیان ۵-۱۱-۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبّ اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ (عہ) لیا جائیگا

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

(پنجاب)

اگر آپ کو ہر قسم کی

مذہبی کتابیں اور تبلیغی ٹریکٹ

درکار ہوں۔ تو

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

سے طلب کریں

قابل تقسیم ٹریکٹ

وید تین ہیں یا چار	۸/ سینکڑہ	ویدک ایشور مجسم ہے	۸/ سینکڑہ
ویدوں کی تعداد میں اختلاف	۱۲/ ″	ویدک ایشور کی کم علمی	۸/ ″
ویدوں کے ملہمین میں اختلاف	۸/ ″	ویدک ایشور کی صفات	۸/ ″
کیا وید الہامی ہیں؟	۱۲/ ″	ویدک توحید کا آئینہ	۸/ ″
ابطال ازلیت وید	۸/ ″	ویدک ایشور	۸/ ″

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

(اشتہار زیر آرڈر ۵ - قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب بی اے سب جج بہادر ڈنگہ ضلع گجرات

نمبر مقدمہ ۱۱۵۱ بابت سال ۱۹۲۷ء - عدالت ڈنگہ

لدھا سنگھ ولد اتم سنگھ قوم سکھ سکنہ ررال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ مدعی

بنام

شجاع الملک نمبردار ولد رحمت سکنہ کھدریالہ تحصیل کھاریاں مدعا علیہ

دعوےٰ ۵ ؎ فنا روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی بہت مشکل ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف اشتہار حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی اخبار الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۳ نومبر ۲۷ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو خلاف اُس کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی +

آج بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۲۷ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(دستخط حاکم - مہر عدالت)

ضرورت ناطہ

میرے ایک دوست کیلئے جو پُر جوش مخلص احمدی ہیں اور آرائیں قوم کے فرد ہیں جنکی عمر ۳۵ سال ہے۔ صاحب اولاد ہیں پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے تنخواہ ۷۵ روپیہ ہے۔ اور کچھ روپیہ جمع بھی ہے) کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے رشتہ کنواری یا بیوہ مخلص دیندار ہو ذات کا کوئی سوال نہیں ہے اشتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

شیخ اصغر علی ہیڈ کلرک محکمہ نہر مظفرگڈھ خاص

ضروری کتابیں ضرور خرید و

حبیبی مجلد حمایل ۱۲/ - سلک مروارید ہر دو حصہ ۱۰/ سرمہ چشم آریہ ۱۲/ - تحفہ شہزادہ نفضل حسین صاحب الے نے آٹھ ٹریکٹ ہر ایک ۱۶ صفحے کا قیمت ۲ فی سینکڑہ - محقق ۸/ - آریہ پنتھ کا فوٹو ۸/ - فلاسفر کے لطیفے ۳ - دینیات مجلد ۸/ - فلاسفی حصہ ۸/ - عبرت ۸/ - کسر صلیب ہر پنج حصہ ۴/ - سیرت مسیح موعود معہ فوٹو ۸/ - اخلاق قرآن ۸/ - ازالہ اوہام ہر دو حصہ

ملنے کا پتہ **رحمانی کتبخانہ قادیان**

سیرت عالم :- حیات طیبہ رسول کریمؐ جس کے تمام مقتدر اخبار اور علامہ ابوالکلام اور محترمہ خدیجہ بیگم ایم اے جیسی ہستیاں بے حد مداح ہیں اس کے ایک مسئلہ تعداد ازدواج پر انعامی مقابلہ کے لئے پونے چار سو روپے کے انعام تجویز کئے گئے ہیں قیمت ۱۲/ محصول کتاب کے ساتھ کاپی تبصرہ قواعد انعام اور ٹکٹ انعام بھیجا جاتا ہے **انا البشر** رسول اکرمؐ کے اسوۂ حسنہ میں سجادہ نشینوں کیلئے سبق قیمت ۲/ **بشارت عظمیٰ** حضرت مسیح موعود کی سوانح حیات کا مختصر اور جامع مرقع معہ فوٹو قیمت ۲/ علاوہ محصول ایک فوٹو حضرت مسیح موعود ۲ روپیہ کتابوں کے خریدار کو ایک فوٹو مفت پتہ **ناظم دارالتصنیف** ...

سندھ انجنیئرنگ کالج سکھر (سندھ)

بین قلیل عرصہ میں اوورسیر اور سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے آج ہی پرنسپل سے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

ضرورت نکاح۔ جماعت ڈیرہ غازیخاں کے ایک مخلص احمدی قوم افغان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ اسوقت وہ مبلغ ۱۷۵/- روپیہ ملازمت سرکاری میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ عمر ۴۲½ سال ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے دو لڑکیاں بعمر ۹½ و ۶½ سال اور ایک لڑکا ۳ سال کا موجود ہے رشتہ کیلئے احمدی خاتون نوجوان خواندہ امور خانہ داری اور دین سے بخوبی واقف پابند صوم و صلوٰۃ درکار ہے۔ قوم کی قید نہیں۔ حاجتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں بدیں خاکسار

عبدالخالق ریڈر عدالت سب جج صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں

ضرورت رشتہ

لڑکا عمر ۱۹ سال۔ پیشہ خرید و فروخت لکڑی قوم ترکھان ساکن بدوملہی۔ رشتہ درکار ہے۔ خط و کتابت بنام

علم الدین ولد عبداللہ مقام بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

ضرورت ناطہ

دو احمدی لڑکیوں کیلئے جو خواندہ اور پابند صوم و صلوٰۃ ہیں اور اچھے تعلیم یافتہ خاندان سے رکھتی ہیں۔ رشتوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔ خط و کتابت بذریعہ

ایڈیٹر "الفضل" ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۰ر نومبر - مسٹر ٹیپ سیشن جج نے بیرانڈرتہ ٹانگہ والہ کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سنا دیا - جو چھپی ہٹہ کے چند ہندوؤں کے خلاف چل رہا تھا - تمام ملزم بری کر دیئے گئے -

لاہور ۱۰ر نومبر - مسٹر ڈلٹن ایڈیشنل سیشن جج نے آج پانچ مسلمان ملزموں کو جن پر گوردت سنگھ کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا - بری قرار دیا +

راولپنڈی ۹ر نومبر - موضع سیدپور کے ایک شخص سید لال شاہ کے خلاف یہ الزام تھا - کہ اس نے ایک مجسٹریٹ پر برسر اجلاس حملہ کیا - لالہ وزیر چند مجسٹریٹ نے ملزم کو اڑھائی ماہ قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی +

لاہور ۹ر نومبر - آج پولیس نے ہیرا منڈی میں نانک چند کھتری والا جو مشہور جواریہ ہے - اور اس نے ہیرا منڈی میں ایک باضابطہ اڈا بنا رکھا ہے کئی ایک جواریوں کیساتھ جوا کھیلتے ہوئے گرفتار کر لیا +

لاہور ۱۰ر نومبر - مقامی روزانہ "پرتاپ" لکھتا ہے - کہ عبدالرشید فی الحال دہلی جیل میں ہے - اب اُسے بخار سے آرام ہے - اس کے والد نے رحم کی درخواست کر دی ہے - اکثر مسلمان روزانہ اُسے جیل میں ملنے جاتے ہیں - اور اس کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں +

گڑھ مکتیشر کے میلہ سے بہت سے لوگ جو وہاں سنگھٹنی سورماؤں کے جور و تشدد کا شکار ہوئے مراد آباد پہونچے ہیں - جو اس ہندو مسلم فساد کی نہایت اندوہ ناک کہانی دوہراتے ہیں - وہ کہتے ہیں - کہ یہاں ان پر کثیر التعداد ہندو دیہاتیوں نے جو میلہ کے موقعہ پر جمع ہوئے - سیوا سمتی اور آریہ سماجیوں کے اشارہ پر دھاوا کر دیا - جو لوگ میلہ میں گئے ہوئے تھے - وہ سنگھٹنی سورماؤں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ مال گنوا کر کسی طرح جان بچا کر بہت مشکل سے واپس آئے - اور اپنے ذاتی سامان ضروری کو چھوڑ کر کسی طرح جان بچا کر نکل آئے +

بمبئی ۹ر نومبر - مسٹر محمد علی جناح نے ایوننگ نیوز کے نامہ نگار سے کہا کہ انھوں نے لیڈران کے نام تار روانہ کئے ہیں - جن میں اُن سے دریافت کیا ہے - کہ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ ۱۵ نومبر یا اس کے قریب بمبئی تشریف لا سکیں اور کیا وہ اس پر رضامند ہیں کہ ایک آل پارٹیز کانفرنس منعقد کی جائے +

مدراس ۸ر نومبر ایک سو دس تبدیلی قیدی مدراس لائے گئے اور یہاں سے انڈمان کو روانہ کر دیئے گئے +

والسرائے ہند اور پارٹی منگلوار سپیشل ٹرین میں سندھ اور کاٹھیاوار کے دورہ پر روانہ ہو گئے +

صوبہ سندھ کے قصبہ خولیلی کے سب انسپکٹر پولیس مسٹر پیارا خاں نے پنج مجسٹریٹوں کے سامنے شہادت دیتے ہوئے گستاخانہ تقریر کی - اس پر سارے پنچ نے اُسے ۵۰ روپیے جرمانہ کر دیا +

ہز اکسلنسی وائسرائے نے ایک آئینی کمیشن کے تقرر کا اعلان کر دیا ہے - جو اصلاحات پر نظر ثانی کرنے کے لئے مرتب کیا گیا ہے - یہ کمیشن محض ممبران پارلیمنٹ سے مرتب کیا جائے گا - اور کوئی ہندوستانی اس میں بطور ممبر شریک نہ ہو گا - صرف گواہ کی حیثیت سے غیر سرکاری ممبران کونسلوں کے ذریعہ سے رائے کا اظہار کر سکیں گے - کمیشن کے ممبران حسب ذیل ہوں گے -

رائٹ آنریبل سر جان سائمن صدر وائیکاؤنٹ برنہم - لارڈ اسٹریٹہ کونا - آنریبل ای کیڈوگن - رائٹ آنریبل اسٹیفن والش - کرنل رائنٹ آنریبل جارج لین فاکس و میجر سی - آر - ایٹلی - ایم - پی -

لکھنؤ ۵ر نومبر - مقدمہ کاکوری کے سلسلہ میں جو اشخاص سزایاب ہوئے ہیں - ان کی درخواست مرافعہ پریوی کونسل کے متعلق اس شرط پر منظور کی گئی تھی - کہ وہ پانسو روپیہ میعاد مقررہ کے اندر پیشگی داخل کر دیں - بعض اخبارات راوی ہیں - کہ بابو موہن لال سکسینہ (لکھنؤ) نے ۵۰ پونڈ کی یہ رقم ارسال کر دی ہے -

کلکتہ ۷ر نومبر آج چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اس مقدمہ کی سماعت شروع کی - جس میں بی کے لاہری رکن مجلس مقننہ اور چار اشخاص اس جرم میں ماخوذ ہیں - کہ انہوں نے بنگال لکشمی کاٹن مل کے سلسلہ میں مجرمانہ سازش اور خیانت کا ارتکاب کیا ہے - بیان کیا گیا کہ اس وقت تک جتنی شہادتیں قلمبند کی گئی ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ تقریباً بارہ لاکھ روپیہ کا غبن ہوا ہے +

لاہور ۵ر نومبر - ڈائرکٹر صاحب صیغہ اطلاعات پنجاب مطلع کرتے ہیں - کہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ پنجاب واقعہ رسول کے داخلہ کا امتحان مقابلہ پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷ر نومبر سے لے کر ۳۰ر نومبر ۱۹۲۷ء تک ہو گا +

لاہور ۸ر نومبر - کل ایک درخواست مولوی محبوب خاں رحمت خاں اور معراج الدین ایڈیٹر - پرنٹر و پبلشر اخبار ... نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ... اپنے مقدمہ کے انتقال کیلئے دی - جسکو مجسٹریٹ نے ... نامنظور کیا -

ممالک غیر کی خبریں

قسطنطنیہ کی تازہ ترین اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے - کہ مشہور جنگی جہاز "جوبن" بالآخر سمندر میں سے تلاش کر لیا گیا ہے - مذکورہ جہاز کا ذکر جنگ عظیم کے ابتدائی زمانہ میں مختلف اہم واقعات کے سلسلہ میں آچکا ہے - یہ جہاز بحر مارمورا میں غرق ہو گیا تھا +

لندن ۵ نومبر - کیپٹن میکنٹاش اور مسٹر برٹ ہنلکر کو اس کی توقع ہے - کہ وہ اپنی مسلسل پرواز کے سفر کے دوران میں اول ہندوستان اُترینگے - اور اس کے بعد ہندوستان سے سنگاپور یا بٹاویا تک پرواز کرینگے اور تیسری بار پورٹ ڈارون تک پرواز کرینگے +

لنڈن ۶ر نومبر - ملکہ ہسپانیہ معہ اپنی دو دختروں شہزادی بیٹرز اور شہزادی ماریا کرسٹیا کے کل شام کو وارد لنڈن ہوئیں - وکٹوریہ ریلوے اسٹیشن پر ملک معظم جارج - ملکہ میری - اور شہزادی ہیرالس نے استقبال کیا - شاہی مہمان کنسنگٹن محل میں شہزادی بیرالس کے مہمان ہیں - ان کا قیام دو یا تین ہفتہ تک رہیگا +

علی خان فرزعی ایرانی وزیر عساکر انگورہ تشریف لے آئے ہیں - تاکہ ایرانی اور ترکی حدود اور ان کے متعلقہ واقعات کی بابت حکومت ترکی سے گفت و شنید کریں +

وارسا ۴ر نومبر وزیر خارجہ دولت پولینڈ متعینہ انگورہ اور وزیر خارجہ دولت افغانستان نے پولینڈ اور افغانستان کے درمیان ایک معاہدہ مودت پر دستخط کر دیئے ہیں -

لنڈن ۵ نومبر - ملک معظم جارج پنجم نے آج ملک فیصل شاہ عراق سے ملاقات کی

ماسکو ۷ر نومبر انقلاب روس کی دسویں سالگرہ بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی - سترہ ملکی مندوبین میں مسٹر سکلات والہ رکن پارلیمنٹ بھی شامل تھے -

سرکاری بیان ہے - کہ اس سالگرہ پر دس لاکھ آدمی جمع تھے - جلوس نکالا گیا - دیواروں پر سرخ کپڑے لٹک رہے تھے - جن پر گذشتہ دس سال کے اہم واقعات لکھے ہوئے تھے - بالشویک حکام لینن کے عجائب گھر میں جمع ہوئے - جس کی ایک جانب سیاسی جماعت اور کئی سو غیر ملکی مندوب کھڑے تھے +

معلوم ہوا ہے - کہ سلطان محمود نے کالی لینڈ کی سرحد پر لیئے مڈ اطالوی حکام کے سپرد کر دیا ہے - اس سے پہلے سلطان نے ... سمالی لینڈ کے قریب ... میں اطالویوں کی پیش دستی ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا